

<p>۱۴ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>	<p>۱۵ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>	<p>۱۶ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>
<p>روفته جہ سے اٹھو تصور کرو تم گھر کا گھر لائی ہوئی ہی زوجہ پہ سخیسرا کا</p>	<p>روکے عابدے زیارت پڑھی دان دی کی اور یہ نصیحت حقیقت کو بر باوی کی</p>	<p>میں کرو دن عرض کہ یا حضرت زہرا او کیہو پیرین بیٹے کا سر مٹی کا سنگا و کیہو</p>
<p>۱۷ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>	<p>۱۸ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>	<p>۱۹ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>
<p>ہو رہا ہوں ہاں اشک فشان جاؤ گئی اگر اس گھر میں کھاؤ گئی کمان جاؤ گئی</p>	<p>نہمہ بڑھنے نہ کچھ حال کہا دلبر کا پیرین نہ کچھ با مرقہ پہ علی اکبر کا</p>	<p>قبر پر زینب انا شاہد و حرمین روئی تھی روح خاتون جنان زیر زمین روئی تھی</p>
<p>۲۰ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>	<p>۲۱ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>	<p>۲۲ کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر کلمات در شب و دیگر</p>
<p>بھی کیا جانے ہو گی مری حالت کیا کیا ابھی نہ خراسا آئینا ہی پر خجالت کیا کیا</p>	<p>بہتر ہو وہ عباس جو ہیں آئے گری ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>	<p>بھائی مارے کیے جتنی ہوئی آئی زینب ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا</p>

<p>۱۵۷ ایشہ جو زنی مجال سے چلا گیا طوق پہ بیٹھ کر کبھی چلا چکر لاکھ لاکھ بار اٹھائے شہزادان کھانے سے زیادہ لالہ ہونے کو</p>	<p>۱۵۸ بوس جان کی جو آواز کی گولان ایشہ جان کی بر تصویر سے یقین ہو چکو کہ ہر آواز جان دوسرا بوس از حضرت سا کو لے</p>	<p>۱۵۹ شہت جان کے سبب عدت اٹھانے کا کہی کا ہو گا دیر اس کا چھوڑنا لڑکھ لڑکھ کے گلیوں کو نہ بھڑکا مرنے سے تو دیر میں لڑکھ لڑکھ</p>
<p>۱۶۰ استفادہ مر ایشہ کی سنائی سمجھو پیر میں اپنی انشائی کی سمجھو</p>	<p>۱۶۱ رقت اس وقت مجھے اور زیاد آتی ہے سو کے ہونٹوں پہ زبان پھرتی یاد آتی ہے</p>	<p>۱۶۲ بہت ایک ایک کو خالق کی قسم رومی میں لاش آئی مرے بیٹوں کی تو کم رومی میں</p>
<p>۱۶۳ ادا کا صاحب میں جا رہی تھی میرا ہو چکا ہوں دل سے ہو چکا میرا تو کہہ روتی ہو روتی ہو چکر کبھی کبھی دوسرے کا تصویر بھی</p>	<p>۱۶۴ تھے جو مجھ کی کس عدو ہو اور اور دودھ کا ایک کپہ تو ہوا چھوڑنا بینہ باریک کا جانچا کبھی کبھی دوزخ فرزند قہقہہ کی ایک ہونٹ</p>	<p>۱۶۵ بیٹھنے پر اجازت ہو جان شہزاد آسکو دانی اجازت نہیں ہے خوشنما دیا کبھی سے برب کبھی ان سے کتا تو شہزاد کے مرنے کا</p>
<p>۱۶۶ سفر کو گیا آپ کا پیارا پیسر جو ہو امید کہ آئیگا دوبار پیسر</p>	<p>۱۶۷ صبر میں ایسا تو مجھے نہیں کچھ کام ہوا صابر آج کے صبر سے مرانا ہوا</p>	<p>۱۶۸ حق پر آگاہ ہر اصد سہ اٹھایا میں نے آس میں کبھی جو رند سالہ چھایا میں نے</p>
<p>۱۶۹ حال و نقل کا چھپانے میں از شمار فی اہمیت مرا جاہ و در اظہار حال و حراتی ہوں نجاسے پوچھا لالہ صاحب سے بول کا کھٹا کھٹا</p>	<p>۱۷۰ تھکا سکا نے خلیا تھا شہزاد بیٹھ کر ہی دیکھتی تھی حالت تیار آنکھوں کے آگے مرنے کی گلیاں سے تھک کر اور آکھیں بڑی دوزخ</p>	<p>۱۷۱ کبھی کبھی عیاش حکم دار شہین اور آٹھ لاکھ لاکھ عین شہزاد کبھی کبھی تھا جس سے ہر کوئی کبھی کبھی ہر کوئی شہزاد</p>
<p>۱۷۲ قبر پر بھائی کی افسوس نہ رہنے پائی رونے پائی نہ ذرا حال میں کہنے پائی</p>	<p>۱۷۳ دم آخر مجھے سلطان زمن نے دیکھا مرنے مان جا کے کہ لوان کسی ہن نے دیکھا</p>	<p>۱۷۴ لایا فرزند کا جب آپ کا بار لاشا میں نے کہہ دینے سے تب آکر لاشا</p>

<p>۱۴۴ اور اسے آتش سے زمین سے تیار کیا اور اسے آتش سے زمین سے تیار کیا اور اسے آتش سے زمین سے تیار کیا</p>	<p>۱۴۵ کوئی حال جو جسے کہا اور کوئی حال جو جسے کہا اور کوئی حال جو جسے کہا اور</p>	<p>۱۴۶ کوئی حال جو جسے کہا اور کوئی حال جو جسے کہا اور کوئی حال جو جسے کہا اور</p>
<p>۱۴۷ سر جسہم فرمائی کے فضائی صلی آپ کے روئے کی تہ جلوہ آئی تھی</p>	<p>۱۴۸ عازم خلد ہوا زینب و امن میرا میرے فرزند کے شہد کر دیا روشن میرا</p>	<p>۱۴۹ اور اک سہ سے آوار ضعیف آئی ہر وہ صدا سنتے ہی پیشانی پستی جاتی ہر</p>
<p>۱۵۰ کوئی چیز تازی مجھ میں تھا کیا داد سے مولانا نے کیا ہے کے قول</p>	<p>۱۵۱ کوئی چیز تازی مجھ میں تھا کیا داد سے مولانا نے کیا ہے کے قول</p>	<p>۱۵۲ کوئی چیز تازی مجھ میں تھا کیا داد سے مولانا نے کیا ہے کے قول</p>
<p>۱۵۳ کی نظر غریب سے جو وقت کہ سوسے زہرا خون شیر سے آلودہ ہر وہ زہرا</p>	<p>۱۵۴ جسے زینب ترے بھائی کو بخش گیا تھا میں نے دیکھا نہ شمشیر تجھے دیکھا تھا</p>	<p>۱۵۵ ہر گئی ہر بہت اس خستہ جامہ کی آواز بان نکلتی ہر فقط ہا سہ پلہ کی آواز</p>
<p>۱۵۶ ان سے یوں زینب ناشاد و صفت ایک چہرہ سے یہ خوف لگا کر کبھی</p>	<p>۱۵۷ کوئی اس وقت کا پوچھ کر دل سے باخوبی میں نے اپنے لسان نام مقرر</p>	<p>۱۵۸ دیکھا حضور آگے تو باؤ زینب سے کہا ایسی حالت میں جلوہ گون ایلیا اسجا</p>
<p>۱۵۹ نہیں بر باد ہی یہ راہ خدا میں ہریں سرخروئی ہوئی درگاہ خدا میں ہریں</p>	<p>۱۶۰ میں بھی روئی آئے سادہ جہان روئیا شہریک ایسا نہ مظلوم کوئی ہوئی کیا</p>	<p>۱۶۱ عیش اگر ہونا پہلے سے یہ دختر آئی مرقدا حدمرسل پہ مقرر آئی</p>

<p>مستحق پہنچا تو کھڑے کر مال دار اسکا باجی جان چاہی جاگی اسکی مچھڑت ہوی سما رو کے بہاؤ کے کاروبہ علی اور بائی نہیں کجوش قوطی ہوتی</p>	<p>مستحق کھلے زور سے غنم اور ہلا بارت کما روئی کو کھڑی خواہش اور قوت غنمیں کیادو پیسے در او میں بیسہرو پھوچی کو باب کو پراسا نہیں دتی ہوتی</p>	<p>مستحق غنا نہیں کی تیرے غنم غنم غنم اور یہ کھل گیا اس کے پیسے بابا نظر آیا نہیں چچا آگھون کجا مولا</p>
<p>آپ کے رونے کی آواز سے آئی ہوتیہ پونتی زہرا کی جوا بجا زب سے آئی ہوتیہ</p>	<p>کھول کر لکیر کما جاگ مری چھائی ہے بابا صاحب کے لکھے جسم کی بو آتی ہے</p>	<p>اچکرو نے کی آواز سے کھڑائی میں نہیں معلوم بیان کیونکہ چلی آئی میں</p>
<p>مستحق دیوچا پس کھڑی کرتی تو کھٹکا استغفار میں نہیں ہو کر کھٹکا اوسکھٹا نہیں کرتی کہیں نام میا آواز ہر افسوس بہر اسکا</p>	<p>مستحق بوش جب آئے گود میں نہیں کھلے زور سے غنم غنم غنم کما چھائی ان شاہ نے پائی نہیں رستہ چھائی اس میں بیو کی</p>	<p>مستحق نظر آیا نہیں آگھون سے کھٹکا کھٹکا اب جو مان سے چچا جادوار پراسا سب جوان چھٹی ہی میں نہیں نظر کھڑے جلدی سے چلو ہم غنم غنم غنم</p>
<p>یہی حالت ہو تو کچھ دیر میں مرجائیگی اپنے مڑ سے پہلی شخرا کچھ رو ایسکی</p>	<p>سنگے آواز سے رونے کی کھڑائی تو میں تو آتی تھی اس ضعف میں کیوں آتی تو</p>	<p>منظر آپ کی ام سلمہ روتی ہے زیست اسکی مجھے معلوم نہیں ہوتی ہے</p>
<p>مستحق</p>		
<p>سنگے تقریر یہ ضغرائی چلے گھر کو تام آگے و لکیر و ماگہ ہر دو کا ما ہنگام</p>	<p>جا کے ام سلمہ سے لے وہ سب نام کام حکم کہ بارش باران کو تو ای رب انام</p>	
<p>بند میں تو مراد عدہ نہ ہر ۱ برہو پنچا جلد مجکو در شمر زہندی پر ہر ہونچا</p>		